احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 34

منگل 24- اگست 1999ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 24- اگست 1999ء - 11 جمادی الاول 1420 ہجری - 24- ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 190

مہمان کا حق

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

میری سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان اپنے مہمان کو گھر کے دروازے تک الوداع کہنے کے لئے جائے-

(سنن ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب الضیافۃ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1999ء کے تیسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اختتامی خطاب یکم اگست 1999ء

حضرت منشی احمد جان صاحب نے اپنی کتب پھاڑ کر پھینک دیں

حضرت مسیح موعود چراغ لیکر کھڑے تھے اور ایک شخص جلدی جلدی چارپائی بن رہا تھا

اللہ نے مجھے الہاماً بتایا "مرزا صاحب کا بال بھی بیکا نہ ہوگا"

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

قسط سوم

حضرت حکیم انوار حسین صاحب شاہ آبادی ابن مولوی ظہور حسین صاحب

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انہوں نے 1889ء میں لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ اور بعد ازاں براہین احمدیہ چہار حصص پڑھ کر اور خط و کتابت سے 1894 یا 1895 میں بیعت کی۔

روایات: حضرت منشی احمد جان صاحب نے ایک کتاب لکھی انہوں نے اس کا پہلا حصہ دیکھا اور کہا کہ دوسرا بھی روانہ کر دیں حضرت منشی صاحب کی طرف سے جواب گیا کہ اس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔ منشی افضل صاحب نے کہا کہ اس کا مسودہ ہی بھجوادیں۔ جواب آیا کہ مسودہ بھی پھاڑ کر پھینک دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ چیرا پھاڑا مسودہ ہی بھجوادیں اس پر حضرت منشی صاحب نے جواب دیا۔

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

(یعنی وہ جام ٹوٹ گیا اور وہ ساقی نہ رہا) پنجاب میں آفتاب نکلا ہے۔ اب ستارے راہبری نہیں کرسکتے۔ اس کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ اس نے کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے۔ وہ منگوا کر مطالعہ کریں۔

حضرت کریم الدین صاحب قلعہ سوبھا سنگھ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ آپ اپنے گاؤں سے پیدل چل کر حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے قادیان پہنچے۔ 1896ء کے نصف میں خواب میں حضرت مسیح موعود کی زیارت ہوئی دیکھا کہ حضور ان کی طرف آرہے ہیں۔ بڑے تپاک سے حضرت مسیح موعود نے ملاقات کی۔

ان دنوں آپ قلعہ سوبھا سنگھ میں نائب مدرس تھے۔ یہ پیدل قادیان پہنچے اور پھرتے رہے۔ حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی نے کہا کہ بیعت کرلو۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے منظور فرمایا اور اکیلے ہی بیعت لے لی۔

حضرت ڈاکٹر علم دین صاحب کڑیاں والا ضلع گجرات

آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مرزا ایوب بیگ صاحب کے دوست تھے۔ فرماتے ہیں کہ جب میں بیعت کے لئے قادیان پہنچا تو نوٹ کیا کہ ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں آتی ہیں۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں سیالکوٹ کے تین مولوی آئے۔ لمبی لمبی داڑھیوں والے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بڑی تعریفیں کیں۔ اور آپ کو اسلام کا شیدائی قرار دیا۔ اور کہا کہ بلاشبہ آپ زمانے کے امام ہیں۔ مگر آپ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ چھوڑ دیں۔

حضرت مسیح موعود ان کی بات سن کر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں نے کوئی منصوبہ بنایا ہے۔ میں خدا پر افترا کرتا رہتا ہوں۔ ایک طرف مجھے زمانے کا امام کہتے ہو دوسری طرف اتنا بڑا الزام لگاتے ہو کہ میں خدا پر افترا کرتا ہوں۔

حضرت بابو غلام محمد ثانی ابن بابو غلام احمد صاحب اول

آپ نے 1897ء میں بیعت کی۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ مارچ 1897ء میں لاہور کے کافی نوجوانوں نے ' تعداد یاد نہیں ' یہ فیصلہ کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو قادیان جا کر دیکھنا چاہئے۔ کہ باہر تو تصنع بھی ہو سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک نے الگ الگ اپنے اپنے اعتراضات سوچ لئے حضرت مسیح موعود کے پاس قادیان پہنچے تو حضور نے تقریر کے رنگ میں گفتگو فرمائی اور اسی تقریر میں ہم سب کے اعتراضات کے جواب دے دیئے۔

حضرت بابو غلام ثانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ لاہور کے ان نوجوانوں میں سے چوہدری سر شہاب الدین' غلام محی الدین قصوری' اور (علامہ) اقبال نے بیعت کرلی۔

رات ہوئی تو سر شہاب الدین نے میری چارپائی قابو کرلی۔ میں نے عرض کیا کہ چارپائی نہیں ہے حضور نے فرمایا کہ انتظام کرتے ہیں۔ کچھ دیر گزر گئی تو میں نے جا کر صحن کے دروازے کے اندر سے جھانک کر دیکھا کہ ایک شخص جلدی جلدی چارپائی بن رہا ہے اور حضرت مسیح موعود چراغ لے کر سرہانے کھڑے ہیں۔ میں یہ نظارہ دیکھ کر بڑا متعجب اور شرمندہ ہوا۔ میں نے آگے ہو کر عرض کیا چراغ مجھے دے دیں۔ فرمایا اب تو ایک ہی پھیرا رہ گیا ہے۔

لاہور میں ایک دفعہ جعفر زٹلی نے حضرت مسیح موعود کی وفات کی خبر پھیلا دی۔ ایک ہندو نے سنا تو کہا کہ یہ روز ہی مرزا صاحب کو مارتا ہے۔ مرزا صاحب جیسے علم کا آدمی ہماری جماعت میں ہوتا تو ہم اسے اوتار سمجھتے یہ لوگ نجانے کیا کیا کہتے رہتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب

ولادت 1855ء۔ بیعت 1897ء' 1898ء وفات 1946ء بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود نے دعویٰ الہام کیا تو آپ کی محبت میرے دل میں داخل ہو گئی۔ قادیان جا کر زیارت کی۔

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت اقدس لیکچر سیالکوٹ کے لئے سیالکوٹ تشریف لائے تو چند دن قبل ایک بڑھیا دولتے نامی روتی ہوئی میرے پاس آئی۔ میں نے کہا کیوں روتی ہو۔ اس نے کہا کہ ایک چیز خواب میں پائی ہے نظر نہیں آتی۔ تم پتہ لگادو۔ جب حضور تشریف لائے تو میں نے اس بڑھیا کو بھی حضور کی آمد کی اطلاع دے دی۔ بڑھیا آ گئی۔ حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ کہنے لگی اب نہیں روتی جو چاہتی تھی مل گیا۔

حضرت صاحب کو دیکھا تو کہنے لگی۔

ہے شاباشے۔ تو یہاں پنجاب میں ہے۔ میں تو تجھے عرب میں ڈھونڈتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

خدمت دین کرتے ہوئے راہِ خدا میں وفات پانے والے بعض واقفین زندگی مربیان سلسلہ کا ذکر خیر

یہ بھی اللہ کے فضل سے راہ خدا میں (جان دینے والوں میں) شمار ہونے چاہئیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 28- مئی 1999ء بمطابق 28- ہجرت 1378 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 154 اور 155 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور صلوٰۃ پر قائم رہتے ہوئے صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ استعانت طلب کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہے۔ اور جو راہ خدا میں قتل کئے جائیں انہیں مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

یہ وہی (خدا کی راہ میں جانی قربانیوں کا) سلسلہ ہے جو ایک لمبے عرصہ سے جاری ہے اور ایک لمبے عرصے تک جاری رہے گا۔ اس دفعہ جن (-) کا ذکر کیا جا رہا ہے یہ وہ ہیں جن کو براہ راست دشمن نے قتل نہیں کیا بلکہ راہ خدا میں خدمت کرتے ہوئے وفات پا گئے۔ پس اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ بھی راہ خدا کے (جان دینے والوں) میں شمار ہونے چاہئیں۔

اس ضمن میں جو فہرست میں نے تیار کی ہے سردست اس میں سب سے پہلا نمبر مرزا احمد شفیع صاحب مرحوم کے بھائی مرزا منور احمد صاحب کا آتا ہے لیکن اس ضمن میں ایک گزشتہ خطبے میں ایک یادداشت کی خرابی کی وجہ سے یا بے توجہی کی وجہ سے غلط بات کہہ دی گئی تھی اس کو درست کرنا چاہتا ہوں۔ مرزا احمد شفیع صاحب مرحوم کے صاحبزادے مرزا مسیح احمد صاحب نے جرمنی سے یہ درستی کروائی ہے بالکل معمولی سی بات تھی مگر بہرحال خطبات میں درستی ہونی ضروری ہے۔ امتہ الرحمان صاحبہ مرحومہ کے ساتھ جو بیٹی رہتی تھیں ان کا نام میں نے غلطی سے امتہ الباسط کہہ دیا تھا۔ اس بیٹی کا نام امتہ القیوم ہے اور امتہ القیوم اب شادی شدہ ہیں اور سرگودھا میں مقیم ہیں جبکہ امتہ الباسط صاحبہ لندن میں رہتی ہیں اور یہ ہیں وہ جو فضل اور شیلا کی والدہ ہیں۔ پس اس درستی کے بعد اب میں ان (-) کا ذکر کرتا ہوں۔

سب سے پہلے **شہزادہ عبدالمجید صاحب** تاریخ (قربانی) 22- فروری 1928ء کا ذکر کرتا ہوں جن کا مدفن تہران میں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) نے 12- جولائی 1924ء کو شہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانوی کو ایران میں احمدیہ مرکز قائم کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ آپ کے ہمراہ مولوی ظہور حسین صاحب اور محمد امین خان صاحب بھی تھے جن کو بخارا میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت شہزادہ صاحب جو اس (-) وفد کے امیر بھی تھے اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت 16- اکتوبر 1924ء کو ایران کے مشہور شہر مشہد میں پہنچے اور پانچ چھ دن کے بعد مشہد سے تہران میں تشریف لے گئے اور وہاں نیا (مرکز) قائم کیا۔

حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب ضعیف العمر بزرگ اور قدیم (رفقاء) میں سے تھے اور نہایت اخلاص سے اپنے خرچ پر آئے تھے۔ مگر یہاں آکر خرچ ختم ہو گیا پیچھے کوئی جائیداد نہیں تھی۔ مرکز سے مستقل مالی امداد ان کو نہیں دی جا رہی تھی۔ آپ معمولی سی صف اور نہایت مختصر سے بستر پر رات بسر کیا کرتے تھے یہاں تک نوبت آجاتی تھی کہ کپڑے دھونے کے لئے صابن کا خرچ نہیں رہتا تھا۔ بایں ہمہ آپ نے آخر دم تک اپنے عہد کو نبھایا اور بے نفس خدمات سے باقاعدہ وہاں جماعت قائم کر دی۔ 22- فروری 1928ء کو تہران میں انتقال فرما گئے۔ (-)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کی وفات پر فرمایا: ’شہزادہ عبدالمجید صاحب..... افغانستان کے شاہی خاندان سے تھے اور شاہ شجاع کی نسل سے تھے۔ آپ نہایت ہی نیک نفس اور متوکل آدمی تھے۔ میں نے جب (دعوت الی اللہ) کے لئے اعلان کیا کہ ایسے مجاہدوں کی ضرورت ہے جو (دعوت) دین کے لئے زندگی وقف کریں تو انہوں نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس وقت ان کے پاس کچھ روپیہ تھا انہوں نے اپنا مکان فروخت کیا‘ رشتہ داروں اور متعلقین کو حصہ دے کر خود ان کے حصہ میں جتنا آیا وہ ان کے پاس رہا اس لئے مجھے لکھا کہ میں اپنے خرچ پر جاؤں گا۔ اس وقت میں ان کو بھیج نہ سکا اور جب کچھ عرصہ بعد ان کو بھیجنے کی تجویز ہوئی تو اس وقت وہ روپیہ خرچ کر چکے تھے مگر انہوں نے ذرا نہ جتایا کہ ان کے پاس روپیہ نہیں ہے۔ ہندوستان سے باہر کبھی نہ نکلے تھے۔ اس ملک (یعنی ایران) میں کسی سے واقفیت نہ تھی مگر انہوں نے اخراجات کے نہ ہونے کا قطعاً اظہار نہ کیا اور وہاں ایک عرصے تک اسی حالت میں رہے۔ انہوں نے وہاں سے بھی اپنی حالت نہ بتائی۔ نامعلوم کس طرح گزارہ کرتے رہے مگر پھر مجھے اتفاقاً پتہ چلا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ایک دفعہ دیر تک ان کا خط نہ آیا اور پھر جب آیا تو لکھا تھا کہ میرے پاس ٹکٹ کے پیسے نہیں تھے اس لئے خط نہیں لکھ سکا۔ اس وقت مجھے سخت افسوس ہوا کہ چاہئے تھا جب ان کو بھیجا گیا اس وقت پوچھ لیا جاتا کہ آپ کے پاس خرچ ہے کہ نہیں۔ پھر میں نے ایک قلیل رقم ان کے گزارہ کے لئے مقرر کر دی۔ وہاں کے لوگوں پر ان کی روحانیت کا جو گہرا اثر تھا اس کا پتہ ان چٹھیوں سے لگتا ہے جو آتی رہی ہیں۔ ابھی پرسوں ترسوں اطلاع ملی کہ آپ یکم رمضان المبارک کو فوت ہو گئے۔ دس دن بیمار رہے پہلے ہلکا ہلکا بخار رہا۔ آخری دن بہت تیز بخار ہو گیا اور ڈاکٹر کو بلایا تو اس نے کہا ہسپتال لے چلو۔ دوسرے دن وہاں لے جانا تھا کہ فوت ہو گئے۔ ان کی تیمارداری کرنے والے رات بھر جاگتے رہے تھے۔ سحری کے وقت تیماردار صبح کی نماز کے بعد سو گئے اور بارہ بجے دوپہر کے قریب ان کی آنکھ کھلی تو آپ فوت ہو چکے تھے۔ حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب تہران کے جنوبی طرف شہر کے سب سے چھوٹے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ 1953ء تک آپ کا مزار مبارک موجود تھا مگر اس کے بعد قبرستان ہموار کر کے اس پر عمارتیں تعمیر کر دی گئیں۔

دوسرے (مربی) جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ **محمد رفیق صاحب کاشغر** 1939ء مدفن کاشغر۔ مکرم مولوی محمد رفیق صاحب موضع چاچڑ ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔ تحریک جدید کے مطالبہ نمبر دس کے تحت انہوں نے اپنی زندگی وقف کی تھی تحریک جدید کے مطالبہ نمبر دس کے مطابق صرف زادِ راہ لے کر کسی غیر ملک میں جائیں گے یہ شرط تھی۔ چنانچہ وہ محض زادِ راہ لے کر اس غیر ملک کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر اپنے کاروبار

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے (دعوت الی اللہ) کے کام کو چلانا تھا۔ مولوی صاحب نے کاشغر جانے کا ارادہ کیا۔ 1938ء کے آغاز میں آپ راجہ عدالت خان صاحب کے ساتھ کشمیر پہنچ گئے۔ راجہ عدالت خان صاحب کو تو پاسپورٹ نہ مل سکا مگر مولوی محمد رفیق مرحوم کو پاسپورٹ مل گیا تاہم انہیں کچھ عرصہ سری نگر ٹھہرنا پڑا۔ اس قیام سے فائدہ اٹھا کر آپ نے چینی ترکستان کی زبان کافی حد تک سیکھ لی۔ **گلگت سے کاشغر کا سفر نہایت سخت تھا۔ راستہ میں اٹھارہ ہزار دو سو فٹ تک بلند پہاڑ اور طویل برفانی گلیشیئر ز حائل تھے۔ مرحوم پیدل سفر کرنے کے لئے بھی تیار تھے مگر ان کے لئے جماعت احمدیہ گلگت نے گھوڑا خرید لیا۔** آپ بخیریت دو ماہ میں کاشغر پہنچ گئے۔

کاشغر پہنچ کر انہوں نے درزی کا کام شروع کر دیا پھر کپڑے بیچنے کی دکان ڈال لی۔ اس وقت کاشغر روسی ترکستان میں تھا۔ گورنمنٹ نے انہیں کچھ دن نظر بند بھی رکھا تاہم مرحوم اپنا (دعوت الی اللہ کا) کام برابر سرگرمی سے کرتے رہے۔ چنانچہ ان کی (دعوت الی اللہ) سے ہی حاجی آل محمد صاحب اور حاجی جنود اللہ صاحب موضع سلوخ کاشغر مع خاندان احمدی ہوئے ہیں۔ تو یہ حاجی جنود اللہ صاحب کا خاندان اب تو دنیا میں اللہ کے فضل سے پھیل چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو بہت ترقی دی ہے۔ یہ وہی خاندان ہے جو برفوں پر تقریباً گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آخر ہندوستان پہنچے۔

محمد رفیق صاحب کو تیسرے سال استسقاء کی بیماری ہو گئی۔ یہ جگر کی خرابی سے ہوتی ہے اور اسی بیماری سے آپ وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کی اطلاع جناب مرزا معظم بیگ صاحب نے گلگت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دی۔ مرحوم نے کاشغر میں ہی شادی کی تھی اور پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بچی تھی۔ حضرت مصلح موعود (-) نے محمد رفیق صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "عدالت خان صاحب مرحوم نے ایک نوجوان کو خود ہی تحریک کی کہ میرے ساتھ چلو اور وہ تیار ہو گیا۔ اس طرح گو عدالت خان صاحب فوت ہو گئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے بیج کو ضائع نہیں کیا بلکہ ایک دوسرے شخص نے جسے وہ اپنے ساتھ لے گیا تھا احمدیت کے جھنڈے کو پکڑ کر آگے بڑھانا شروع کر دیا اور مشرقی شہر کاشغر میں پہنچ گیا اور وہاں (دعوت الی اللہ) کرنا شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کے ایک دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرما دی۔ حاجی جنود اللہ صاحب ان کا نام ہے۔ وہ اسی (-) کے نتیجہ میں قادیان آئے اور تحقیق کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد حاجی جنود اللہ صاحب کی والدہ اور ہمشیرہ بھی احمدی ہو گئیں اور اب تو وہ قادیان ہی آئے ہوئے ہیں۔ تو عدالت خان کی قربانی رائیگاں نہیں گئی بلکہ احمدیت کو اس علاقے میں پھیلانے کا موجب بن گئی۔" (تاریخ احمدیت جلد ہشتم)

دوسرے مجاہد جن کا میں نے مختصر ذکر مرزا احمد شفیع صاحب (-) کے ذکر کے ساتھ کیا تھا ان کے متعلق کوائف یہ ہیں۔ **مرزا منور احمد صاحب مرحوم** اگست 1946ء کے آخر میں امریکہ تشریف لے گئے تھے۔ شکاگو میں کوئی ایک مہینہ قیام کے بعد آپ پٹس برگ کے حلقے میں متعین کئے گئے۔ ابتداء میں یہ حلقہ امریکہ کے ساحل پر بالٹی مور سے لے کر ڈیٹن تک پھیلا ہوا تھا جس میں کلیولینڈ اور مینگس ٹاؤن بھی شامل تھے۔ ان سب جماعتوں کے دلوں میں آپ نے اپنی خوش خلقی سادگی اور محبت کی بنا پر ایک خاص مقام پیدا کر لیا تھا۔

دو سال کے مختصر عرصہ کے اندر آپ نے اپنی شب و روز والہانہ جدوجہد سے پٹس برگ کے احمدیوں میں زبردست حرکت پیدا کر دی اور یہ حلقہ امریکہ مشن میں ایک ممتاز حیثیت اختیار کر گیا حتیٰ کہ شکاگو کی مقامی جماعت نے بھی آپ کو اپنے ہاں تقریر کی دعوت دی کہ ان میں وہ روح پیدا کریں جو انہوں نے پٹس برگ کی جماعت میں پیدا کر دی ہے۔ مرزا منور احمد صاحب (-) نہایت وجیہہ صورت، بلند قامت اور بظاہر اعلیٰ درجہ کے صحت مند نوجوان تھے مگر اندر ہی اندر آپ ٹیومر کے عارضہ میں مبتلا ہو چکے تھے جس کا آپریشن 14۔ ستمبر 1948ء کو ایک مقامی ہسپتال میں کیا گیا کیونکہ ٹیومر کا زہر انتڑیوں میں سرایت کر چکا تھا اس لئے آپریشن کے بعد کمزوری انتہاء کو پہنچ گئی اور دوسرے ہی دن (احمدیت) کے اس انتھک جانباز سپاہی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ......

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ان کو بچپن سے ذاتی طور پر جانتے تھے۔ آپ نے ان کے بارہ میں لکھا: "عزیز مرزا منور احمد مرحوم کو میں بچپن سے جانتا تھا اس لئے بھی کہ وہ ہمارے قریبی عزیزوں میں سے تھے یعنی ہماری ممانی صاحبہ کے بھائی اور ہماری ایک بھاوجہ صاحبہ کے ماموں تھے اور اس لئے بھی کہ مرحوم کا بچپن سے میرے ساتھ خاص تعلق تھا۔ **پس میں یہ بات بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتا ہوں کہ مرحوم ایک بہت مخلص اور نیک اور ہونہار اور محبت کرنے والا اور جذبۂ خدمت و قربانی سے معمور نوجوان تھا۔** دن ہو یا رات، دھوپ ہو یا بارش جب بھی انہیں کوئی ڈیوٹی سپرد کی جاتی تھی وہ کمال مستعدی اور اخلاص کے ساتھ اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لئے لبیک، لبیک کہتے ہوئے آگے آجاتے تھے اور پھر اپنے مفوضہ کام کو اس درجہ توجہ اور سمجھ کے ساتھ سرانجام دیتے تھے کہ دل خوش ہو جاتا تھا اور زبان سے بے اختیار دعا نکلتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی نیکی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زندگی وقف کرنے اور پھر بلاد امریکہ میں وطن سے بارہ ہزار میل دور جا کر فریضۂ (دعوت الی اللہ) بجالانے کی سعادت عطا کی۔ موت تو ہر انسان کے لئے مقدر ہے مگر مبارک ہے وہ نوجوان جسے یہ سعادت کی زندگی عطا ہوئی اور مبارک ہیں وہ والدین جنہیں خدا نے ایسا نیک اور خادم دین بچہ عطا کیا۔"

خود حضرت مصلح موعود (-) نے آپ کے متعلق فرمایا "مرزا منور احمد صاحب جو امریکہ کے (مربی) تھے میری ایک بیوی ام متین کے ماموں، میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے سالے اور نہایت مخلص نوجوان تھے۔ ان کے معدے میں رسولی ہوئی اور وہ فوت ہو گئے۔ ویسے تو ہر ایک کو موت آتی ہے لیکن اس طرح کی موت جو ایک طرف قوم کے لئے فخر کا موجب ہوتی ہے لیکن دوسری طرف اس کا افسوس بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی کو پندرہ بیس سال میں تیار کیا جائے اور وہ جوانی کی حالت میں فوت ہو جائے۔" یہ جو دوسرا پہلو ہے اسی وجہ سے میں جماعت کے مربیوں وغیرہ کو، واقفین کو تلقین کرتا ہوں کہ خدا کے لئے سفر کرتے وقت پوری احتیاطیں اختیار کیا کریں کیونکہ اگرچہ آپ تو (جانی قربانی) کا رتبہ پا جاتے ہیں مگر پیچھے رہنے والوں کو یہ دکھ رہتا ہے کہ آپ کو اگر اور زندگی عطا ہوتی تو اور بھی زیادہ خدمت دین میں حصہ لے سکتے تھے۔

اب تیسرے (راہ خدا میں جان دینے والے) جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ **حضرت حافظ جمال احمد صاحب** (-) ہیں۔ یوم (قربانی) 27۔ دسمبر 1949ء۔ آپ حضرت مسیح موعود (-) کے ان ممتاز (رفقاء) میں سے تھے جو عنفوان شباب سے حضور کے دامن سے وابستہ ہوئے اور مئی 1908ء میں بمقام لاہور حضرت اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے والد حضرت حکیم غلام محی الدین صاحب (-) 1901ء میں حضرت مسیح موعود (-) کی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) کے زیر سایہ بھی تربیت حاصل کی۔ آپ موضع چکوال کے رہنے والے تھے۔

حضرت حافظ صاحب کو (رفقاء) حضرت مسیح موعود (-) میں یہ منفرد خصوصیت حاصل ہے کہ آپ اکیس برس تک ماریشس میں جہاد (دعوت الی اللہ) میں سرگرم رہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کے (رفقاء) میں کسی کو اتنا لمبا عرصہ میدان عمل میں مسلسل (دعوت الی اللہ) کا موقع نہیں ملا جیسے آپ کو ملا۔ آپ 27 جولائی 1928ء کو قادیان سے ماریشس پہنچے اور 27 دسمبر 1949ء کو ماریشس ہی میں انتقال فرما گئے اور سینٹ پیری میں سپرد خاک کئے گئے۔

آپ کی وفات کی اطلاع پر حضرت مصلح موعود (-) نے 30۔ دسمبر 1949ء کو خطبہ دیا۔ اس میں آپ کی وفات کو نشان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ "حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اپنے اندر ایک نشان رکھتی ہے اور وہ اس طرح کہ **جب وہ ماریشس بھیجے گئے تو جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ اتنی کمزور کہ ہم کسی (مربی) کی آمد و رفت کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔** میں نے تحریک کی کہ کوئی دوست اس ملک میں جائیں۔ اس پر حافظ صاحب مرحوم نے خود اپنے آپ کو پیش کیا۔" جو اس سے بھی بڑا نشان ہے وہ وہی ہے جو میں عرض کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (-) کے (رفقاء) میں سے کسی (رفیق) کو اتنا لمبا عرصہ میدان جہاد میں (دعوت الی اللہ) کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی توفیق نہیں ملی۔

اب میں **حضرت الحاج مولانا نذیر احمد صاحب علی** کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ حضرت مسیح موعود (۔) کے پرانے اور مخلص (رفیق) حضرت بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کے فرزند تھے۔ آپ فروری 1905ء کو جمعۃ المبارک کے دن موضع ننگل کوٹلی متصل گورداسپور شہر پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل وطن کوٹلہ چہلاں متصل چھینہ ضلع گورداسپور تھا۔ ابتدائی تعلیم مسلم ہائی سکول امرتسر میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا۔ اس کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں بی۔ ایس۔ سی تک تعلیم حاصل کی۔ آپ نے 1928ء میں زندگی وقف کی اور قادیان آکر زیر ہدایت حضرت (۔) خلیفۃ المسیح الثانی مولوی امام دین صاحب آف گولیکی سے عربی تعلیم حاصل کی۔ حضور کے درس قرآن میں بھی باقاعدہ شامل ہوتے رہے۔

آپ یکم فروری 1929ء کو باقاعدہ (مربی) مقرر ہوئے اور پہلی مرتبہ 22 فروری 1929ء کو گولڈ کوسٹ یعنی گھانا میں (دعوت الی اللہ) کا فریضہ ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں چار سال متواتر (دعوت الی اللہ) کے جہاد میں عملی حصہ لینے کے بعد 15 مئی 1933ء کو قادیان واپس تشریف لائے۔ آپ پہلے (مربی) تھے جو غیر ملک میں فریضۂ (دعوت الی اللہ) ادا کرنے کے لئے قادیان سے بذریعہ ٹرین روانہ ہوئے تھے۔ بذریعہ ٹرین تو بہت روانہ ہوئے تھے لیکن قادیان سے 'گاڑی جب قادیان پہنچ چکی تھی سٹیشن بن گیا تھا اس کے بعد اس ٹرین سے یہ پہلے (مربی) تھے جو ٹرین پر قادیان ہی سے (دعوت الی اللہ) کے فریضہ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ دوسری مرتبہ آپ 20 فروری 1936ء کو گولڈ کوسٹ تشریف لے گئے یعنی گھانا تشریف لے گئے۔ وہاں ایک سال تک کام کیا اس کے بعد حضرت (۔) خلیفۃ المسیح الثانی (۔) نے آپ کو سیرالیون میں نیا مشن کھولنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ آپ 20۔ اکتوبر 1937ء کو سیرالیون روانہ ہوئے جہاں آپ نے آٹھ سال تک (دعوت الی اللہ) کا شاندار کام کیا۔ اس عرصہ میں آپ نے متعدد سکولوں اور (بیوت الذکر) کی بنیادیں رکھیں اور متعدد جماعتیں قائم کرکے ان کی تنظیم کی۔ 1945ء میں آپ قادیان تشریف لائے اور واپسی پر آپ نے حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔

26 نومبر 1945ء کو آپ تیسری بار جملہ مشن ہائے مغربی افریقہ کے لئے بحیثیت رئیس (المربیان) بھجوائے گئے۔ اس موقع پر نہ صرف آپ کو رئیس (۔) کا لقب عطا فرمایا گیا بلکہ حضرت (خلیفۃ المسیح الثانی) نے آپ کو علی کا لقب بھی عطا فرمایا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ کا پورا نام نذیر احمد علی مشہور ہو گیا۔ آپ 14۔ اپریل 1951ء کو واپس وطن تشریف لائے۔ آپ کی خدمات جلیلہ کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب جرنیل کے خطاب سے نوازا۔ آپ 9۔ مئی 1954ء کو چوتھی مرتبہ ایک سال کے لئے بیرون ملک بھجوائے گئے جہاں آپ ایک سال کا عرصہ پورا کرنے کے بعد یعنی سیرالیون میں 19۔ مئی 1955ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ...... آپ پانچویں (مربی) ہیں جو (دعوت الی اللہ) کا فریضہ ادا کرتے ہوئے میدان (دعوت الی اللہ) میں (راہ مولا میں قربان) ہوئے۔

1945ء میں جب آپ کو واپسی کا حکم ہوا تو ایک تقریب میں آپ نے اپنے عزم کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا "آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے" یہ بہت ہی لطیف آپ کا اظہار ہے اور بڑا غور طلب ہے۔ کیسا عمدہ خیال آپ کو یاد آیا' کیسی عمدہ نصیحت کر گئے ہیں۔ "آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے اور (دین) کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے"۔ ایک قسم کی مخفی پیشگوئی بھی کی اپنی وفات کی۔ "ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے"۔ **تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے' مراد اپنی قبر تھی۔ جس تھوڑی سی جگہ میں مجھے دفن کیا جائے گا وہ احمدیت کی ملکیت رہے گی تاکہ آئندہ احمدی نوجوانوں کے لئے نیکیوں کی تلقین کرتی رہے۔ "احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہوگا"۔** اللہ ان پر بے شمار رحمتیں نازل کرے' کیسی پیاری قبر کی صورت میں آپ نے زمین پر قبضہ کیا ہے۔ اس کے بعد مسلسل وہاں جماعت احمدیہ کے (مربیان) پہنچ رہے ہیں اور بکثرت (دعوت الی اللہ) کی توفیق پا رہے ہیں۔ "پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے وہ پورا کرتے رہیں۔" (الفضل 27 نومبر 1945ء)

پسماندگان کے ذکر میں آپ نے اپنے پیچھے بطور یادگار ایک بیوی اور چھ لڑکے چھوڑے ہیں۔ رشید اختر صاحب' مبارک احمد نذیر صاحب مربی سلسلہ کینیڈا' بشارت احمد صاحب حال لندن' ڈاکٹر منیر احمد صاحب امریکہ' لطیف احمد نذیر صاحب' کریم احمد نذیر صاحب۔ یہ سارے بچے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت مخلص احمدی اور اپنے والد کی نیکیوں کو زندہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ یہ خاندان اب بکثرت دنیا میں پھیل چکا ہے اور اس کی تفصیل کی یہاں جگہ نہیں ہے۔

مکرم مولانا غلام حسین صاحب ایاز تاریخ (قربانی) 17'18۔ اکتوبر 1959ء کی درمیانی شب۔ آپ کی ولادت 1903ء میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار کو 1891ء میں حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم موضع فیض اللہ چک میں حاصل کی جو آپ کے گاؤں سکنہ تھیہ غلام نبی سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پرائمری کی تعلیم کے بعد آپ مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے لئے داخل ہوئے اور پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کی اور پھر خدمت دین کے لئے اپنی زندگی پیش کر دی۔

ایاز صاحب 1935ء میں تحریک جدید کے پہلے (دعوت الی اللہ کے) وفد میں سنگاپور بھیجے گئے تھے۔ پندرہ سال متواتر فریضۂ (دعوت الی اللہ) سرانجام دینے کے بعد 1950ء میں واپس آئے۔ آپ کو اس عرصہ میں شدید ترین مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک دفعہ آپ کو شدید زخمی کرکے سڑک پر پھینک دیا گیا۔ پھر بعض لوگوں نے بیہوشی کی حالت میں سڑک سے اٹھا کر ہسپتال پہنچایا جہاں کافی عرصہ تک زخموں کا علاج ہونے کے بعد بالآخر تندرست ہو گئے۔ بعض لوگ آپ کے قتل کا منصوبہ بنا کر آپ کے پاس پہنچے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ کرشمہ دکھایا کہ وہی لوگ آپ کی باتیں سن کر آپ کی محبت کی تلوار سے گھائل ہو گئے اور جماعت میں شامل ہو کر سلسلہ کے مخلص خادم اور جاں نثار بن گئے۔ اس زمانے میں جب آپ کے والد صاحب محترم کو آپ کے خط آتے تھے تو یہی لکھتے تھے "اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح قربانی کے لئے پیدا کیا ہے۔"

8۔ اکتوبر 1956ء کو آپ کو دوبارہ سنگاپور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بھجوایا گیا۔ کچھ عرصہ آپ سنگاپور میں مقیم رہنے کے بعد بورنیو میں متعین ہوئے۔ آپ ذیابیطس کے مریض تھے۔ 16۔ اکتوبر 1959ء کو رات بخیریت سوئے صرف معمولی سی تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی لیکن آدھی رات کے بعد جب تہجد کے لئے بیدار ہوئے تو اٹھ کر کھڑے نہ ہو سکے اور زمین پر گر گئے۔ آپ کی اہلیہ نے ساتھ کے کمرے سے آکر آپ کو دیکھا اور قریبی ہمسائے کو جو احمدی تھا آواز دی' اس نے آکر چارپائی پر ڈالا۔ آپ کو ایمبولینس کے ذریعہ ہسپتال پہنچایا گیا جہاں چھتیس گھنٹے قومہ کی حالت میں رہنے کے بعد 17۔18۔ اکتوبر 1959ء کی درمیانی شب آپ اپنے میدان جہاد ہی میں وفات پا گئے۔ انا للہ......

اب **مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی** کا تذکرہ کرتا ہوں۔ تاریخ (قربانی) 7۔ دسمبر 1971ء۔ مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی چوہدری محمد علی صاحب کے بیٹے تھے۔ 1962ء میں کنری سے میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1971ء میں شاہد پاس قرار پائے اور بطور مربی ضلع گوجرانوالہ میں مقرر فرمائے گئے۔ ابھی آپ کی تعیناتی کو تین ماہ کا عرصہ گزرا تھا کہ 1971ء کی جنگ میں آپ کو مجاہد فورس ڈیوٹی پر طلب کیا گیا تو آپ مرکز کے حکم کے مطابق مجاہد فورس میں حاضر ہونے کے لئے ربوہ آ گئے۔ 7۔ دسمبر 1971ء کو دریائے چناب کے پل کی حفاظت کی ڈیوٹی سے واپس آتے ہوئے ریل کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ فوجی اعزاز کے ساتھ (بیت) مبارک لایا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (-) نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور موصی ہونے کے باعث آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ خدام الاحمدیہ کے فعال کارکن تھے۔ آپ کی زعامت کے دوران ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی زعامت ربوہ کی تمام مجالس میں اول آتی رہی۔ بہت ہمدرد، مخلص اور خدمت گزار انسان تھے۔

محترم محمد شفیق صاحب قیصر۔ ان کی (قربانی) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (-) کے زمانے میں ہوئی۔ آپ محترم منشی محمد صادق صاحب کے فرزند تھے۔ 12۔اکتوبر 1939ء کو محمود آباد سندھ میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم قادیان میں پائی اور تقسیم ملک کے بعد ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ، سلانوالی ضلع سرگودھا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ، ربوہ میں تعلیم حاصل کر کے 1955ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کے فوراً بعد ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ پہلے کچھ عرصہ دفتر خدمت درویشاں میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (-) کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1957ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لے کر 1963ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔

ان کے علمی کام سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (-) بہت متاثر تھے اور خود میرے سامنے بھی کئی بار ذکر کیا کہ یہ نوجوان خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی کاموں میں خاص ملکہ رکھتا ہے۔ آپ نے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ دیگر جماعتی خدمات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی گراں قدر خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ آپ 1959ء میں نائب مہتمم اشاعت اور نائب ایڈیٹر رسالہ خالد مقرر ہوئے۔ اس کے بعد 1976ء تک آپ مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1976ء میں آپ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نامزد ہوئے اور وفات تک آپ اسی حیثیت سے یعنی نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ ایک مرکزی حکم کے تحت قرآن کریم کی طباعت کے سلسلے میں 13 مارچ 1979ء کو ہانگ کانگ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ مرکز کے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق 15 مارچ کو رنگون پہنچے جہاں پر قیام کا آپ کو مرکز سے ہی پروگرام دیا گیا تھا۔ چار روز تک وہاں تنظیمی امور طے کرنے کے بعد 19۔مارچ کو رنگون سے مانڈلے کے لئے بعض تنظیمی عہدیداروں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ مانڈلے رنگون سے 450 کلومیٹر پر ہے۔ 20 مارچ 1979ء کو علی الصبح مانڈلے پہنچے۔ اسی روز اپنے مفوضہ امور نمٹانے کے بعد رات کو واپس آرہے تھے کہ رستے میں آپ کی کار کو حادثہ پیش آگیا جس سے آپ کے سر پر چوٹ آئی اور بیہوشی طاری ہو گئی۔ ہر قسم کی امداد دینے کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے اور بالآخر 22 مارچ کو اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ.....

آپ کا جنازہ 6۔اپریل 1979ء کو ربوہ لایا گیا۔ اسی روز احاطہ بہشتی مقبرہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے۔ ایک بیٹا طارق حیدر ٹورانٹو کینیڈا میں ہے اور دوسرا بیٹا عبداللطیف لاہور میں چارٹرڈ اکاؤنٹینسی کر رہا ہے اور بیٹی سعدیہ جھنگ میں اردو کی لیکچرر ہیں۔

ایک اور (راہ خدا میں قربان ہونے والے) جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ **ملک عبدالحفیظ صاحب (مربی) فجی** تھے۔ محترم ملک عبدالحفیظ صاحب مرحوم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے مشہور (رفیق) حضرت نظام الدین صاحب کے پوتے اور مکرم کریم بخش صاحب آف بہاولپور کے صاحبزادے اور محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کے داماد تھے۔ محترم ملک عبدالحفیظ صاحب حافظ قرآن تھے۔ حافظ صاحب مرحوم نے جامعہ احمدیہ میں شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد 1974ء میں میدان عمل میں قدم رکھا اور سب سے پہلے تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں بطور مربی سلسلہ تعینات ہوئے۔ اس کے بعد رحیم یار خان اور مردان میں بھی بطور مربی سلسلہ مقیم رہے اور بوقت (قربانی) تقریباً ڈیڑھ سال سے فجی میں بطور (مربی سلسلہ) تعینات تھے۔ حافظ صاحب نہایت نیک، تہجد گزار اور انتھک خادم دین تھے۔

1974ء میں جب تخت ہزارہ میں متعین کیا گیا تو اس وقت وہاں کی جماعت بہت شدید مشکلات اور دباؤ کا شکار تھی۔ آپ کی لگن، محنت اور کامیاب حکمت عملی سے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور یہ جماعت پھر سے اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی۔ حافظ صاحب کو یہ سعادت بھی حاصل رہی کہ آپ نے جلسہ سالانہ پر (بیت) مبارک میں نماز تہجد بھی پڑھائی۔ نہایت خوبصورت قراءت کرتے تھے اور رمضان مبارک میں تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

واقعہ (قربانی) حافظ صاحب 5۔اگست 1981ء کو ایک دورہ پر لمباسہ جا رہے تھے۔ ہائی وے پر ایک ٹرک سے ان کی ٹکر ہو گئی جس کے نتیجہ میں آپ شدید زخمی ہو گئے۔ ان کو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں پر 16۔اگست 1981ء بروز اتوار زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنی جان حقیقی مولا کے سپرد کر دی۔ اناللہ......

22۔اگست 1981ء کو (-) مرحوم کی نماز جنازہ ربوہ میں ادا کی گئی اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ (وفات) کے وقت آپ کی عمر 34 سال تھی۔ (-) مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ تین لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑے جن میں سے دو بیٹیوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ ایک بیٹی عطیۃ المجید مکرم محمد احمد صاحب نعیم مربی سیریا کی بیگم ہیں۔ دوسری قرۃ العین ہیں جو ملک نجیب احمد صاحب کی اہلیہ ہیں جو اسسٹنٹ انجینئر شاہ تاج شوگر ملز ہیں۔ بیٹا حافظ قرآن ہے اور جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔ تیسری بیٹی صائمہ بی۔اے کر چکی ہیں اور ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔ اللہ ان کو بہترین رشتہ عطا فرمائے۔

اب **مکرم عبدالرحمان صاحب بنگالی مرحوم** کا ذکر کرتا ہوں۔ ضمناً یہ عرض کر دیتا ہوں کہ بہت آغاز میں میں اکثر ان سے ہومیو پیتھک دوا لیا کرتا تھا۔ بہت باریک باریک گولیوں میں بہت پتلی شیشیوں میں رکھا کرتے تھے اور بہت ہی مہربان اور پیار کرنے والے تھے اور کبھی کبھی تھوڑا تھوڑا ہومیو پیتھی کا سبق بھی دے دیا کرتے تھے۔ 1963ء میں امریکہ تشریف لے گئے اور پٹس برگ میں قیام فرمایا۔ نو سال تک (دعوت الی اللہ) کا فریضہ خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ 1972ء میں ڈیٹن مشن میں مقیم تھے اور (دعوت الی اللہ) میں ہمہ تن مصروف عمل تھے کہ 16 مئی 1972ء کو داعی اجل نے پکارا اور آپ نے اپنی جان مولائے حقیقی کے حضور پیش کر دی۔ اناللہ..... عبدالرحمان صاحب بنگالی کی ایک بیٹی محترم ہبۃ النور صاحبہ امیر ہالینڈ کی بیگم ہیں اور ان کی بیٹی پھر آگے ہمارے نوید مارٹی صاحب کی بیگم ہیں اور اللہ کے فضل سے یہ بھی بہت مخلص خاندان ہے۔

مکرم بشارت الرحمان صاحب قمر تاریخ (قربانی) 4۔دسمبر 1982ء۔ مکرم بشارت الرحمان صاحب قمر جھنگ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یکم جولائی 1982ء کو میدان عمل میں مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں تقرر ہوا۔ وہیں فرائض منصبیہ ادا کرتے ہوئے ایک خادم دوست طاہر احمد کے ہمراہ اپنے علاقہ کی جماعتوں کے لئے دورہ کے لئے موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ 4۔دسمبر 1982ء کی شام کو علی پور چٹھہ جاتے ہوئے علی پور شہر کے قریب پیچھے سے ایک تیز رفتار ٹرک آیا اور اس کی ٹکر کے نتیجہ میں دونوں ہی گرے اور دونوں کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی جس وجہ سے موقع پر ہی وفات پا گئے۔ اناللہ.....

مکرم بشارت الرحمان صاحب نے جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران ہی وصیت کر لی تھی۔ ان کا جنازہ 5 دسمبر 1982ء کو ربوہ لایا گیا۔ خاکسار کو نماز عصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کی توفیق ملی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرے میں تدفین عمل میں آئی۔ بہت نیک فطرت، متین، کم گو اور وقت کے تقاضوں کو سمجھ کر ان پر پورا اترنے والے تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اپنے سنٹر میں ان کے غیر احمدی احباب سے بھی دوستانہ مراسم تھے اور وہ سب ان کی بڑی قدر کیا کرتے تھے۔ مرحوم غیر شادی شدہ تھے۔

اب میں **مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم** (-) کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یوم (قربانی) 5۔اگست 1983ء ہے۔ اگرچہ یہ ذکر کچھ لمبا ہو گیا ہے لیکن ان کے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے اگر کچھ لمبا ہو بھی گیا تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایک اور بات بھی ہے کہ نوٹس کی تیاری کے وقت جب میں ان (قربان ہونے والوں) کے نام اکٹھے کر رہا تھا اور ان کا ذکر خیر کر رہا تھا اس وقت تک مجھے علم نہیں تھا کہ اور کتنے (قربان ہونے والوں) کا ذکر ابھی

باقی ہے۔ اس دوران مجھے سید عبدالحی صاحب کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ اب تک جو دریافت ہو چکے ہیں راہ مولیٰ میں سفر اختیار کرتے ہوئے (قربان) ہونے والے ان کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ ہے جو اور بھی بڑھ سکتی ہے۔ پس اس پر یہ خیال آیا کہ یہ سلسلہ تو پھر بہت لمبا چل جائے گا اور ابھی بہت سے دوسرے (قربان ہونے والوں) کا ذکر باقی ہے۔ اس لئے آئندہ انشاء اللہ میں اس مضمون کو مختصر کرنے کی کوشش کروں گا۔ ان کے اسماء بیان کر دوں گا کس موقع پر، کس تاریخ کو (قربان) ہوئے اور مختصر ذکر ان کے پسماندگان کا کر دوں گا تاکہ ان کے لئے دعائے خیر کی تحریک ہوتی رہے۔ اس طرح انشاء اللہ آئندہ دو تین خطبوں کے اندر یہ ذکر مکمل ہو سکے گا۔

اب **مولانا عبدالمالک خان صاحب** کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ 25۔ نومبر 1911ء کو رامپور میں پیدا ہوئے۔ 1920ء میں قادیان آئے اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ 1934ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا بعد ازاں دو سال (مربیان) کلاس میں دینی تعلیم حاصل کی اور 31۔ اکتوبر 1935ء سے آپ نے میدان (دعوت الی اللہ) میں عملی دینی خدمات کا آغاز فرمایا۔ آپ کو ابتداء میں یوپی کے انچارج (مربی) کی حیثیت سے اہم ذمہ داری سونپی گئی۔ اس وقت آپ کا صدر مقام لکھنؤ تھا۔ 1939ء میں یہ صدر مقام آگرہ منتقل ہو جانے کی وجہ سے آپ آگرہ آگئے۔ 1940ء میں چند ماہ کے لئے کراچی میں کام کیا۔ 1942ء سے 1943ء تک کے عرصہ میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر آپ نے مسلسل اٹھارہ ماہ تک ہندوستان کے چار صوبوں کا تفصیلی دورہ فرمایا۔ 1944ء میں آپ کی تقرری حیدرآباد دکن میں بطور مشنری انچارج کی گئی جہاں پر آپ نے 1948ء تک خدمات سرانجام دیں۔

تقسیم ملک کے بعد آپ کو لاہور بھجوایا گیا جہاں آپ نے آٹھ ماہ تک خدمات دینیہ سرانجام دیں۔ اس کے بعد آپ کی تقرری 7۔ نومبر 1949ء کو کراچی میں بطور (مربی) انچارج کی گئی۔ 1953ء میں حضرت مصلح موعود نے جو متبادل انجمن کراچی میں قائم فرمائی تھی اس صدر انجمن احمدیہ کراچی کا آپ کو جنرل سیکرٹری مقرر فرمایا۔ اس زمانے میں حضرت مصلح موعود (۔) نے آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو رئیس (المربیان) کا خطاب بھی عطا فرمایا۔ 19 جون 1961ء کو آپ مغربی افریقہ کے ملک غانا میں بغرض (دعوت الی اللہ) تشریف لے گئے۔ آپ کے زمانہ میں کماسی کا مشن ہاؤس تعمیر ہوا۔ 1964ء میں آپ واپس آئے تو پھر کراچی میں مربی سلسلہ مقرر کر دیا گیا جہاں آپ 28۔ جون 1970ء تک دینی خدمات بجالاتے رہے بعد ازاں آپ کو مرکز میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقرر کیا گیا اور اگلے ہی سال ناظر اصلاح و ارشاد مقرر فرما دیا گیا۔ اس عہدہ پر آپ نے بارہ سال تک خدمات سرانجام دیں۔

آپ 5۔ اگست 1983ء بروز جمعۃ المبارک ایک (دینی) سفر پر جاتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب کار اور ٹرک کے حادثے میں زخمی ہوئے اور بروقت طبی امداد نہ ملنے کے باعث اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ.... مختصر خاندانی حالات یہ ہیں کہ آپ حضرت ذوالفقار علی خان صاحب گوہر (۔) کی تیسری زوجہ محترمہ کے بطن سے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس۔ سی تھے جو تعلیم الاسلام کالج میں واقف زندگی پروفیسر رہے ہیں۔ ان کے بعد آپ کی ہمشیرہ اہلیہ صاحبہ محترم خلیل احمد صاحب مونگھیری ہیں اور ان کے بعد آپ تھے۔ مولانا کی اولاد میں ایک صاحبزادہ مکرم عبدالرب انور محمود خان صاحب آف کیلیفورنیا امریکہ اور چار صاحبزادیاں محترمہ فرحت صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر صالح الہ دین صاحب حیدرآباد دکن، محترمہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی، محترمہ نصرت جہاں صاحبہ گائناکالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ اور محترمہ امتہ الحی فضیلت صاحبہ اہلیہ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

اب اس ذکر کو آج میں حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب (۔) کے ذکر پر ختم کرتا ہوں اور اس کے بعد جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کچھ نہ کچھ تفصیل تو شاید بیان کرنی پڑے مگر حتی المقدور کوشش کروں گا کہ مختصر ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی اولادوں کو جہاں جہاں بھی دنیا میں پھیل چکی ہیں دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے اور قیامت تک یہ (قربانی) کے عَلَم بلند رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ (قربان ہونے والوں) کے نقش قدم پر چل سکیں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 16 جولائی 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 24۔ اگست 1999ء

1-00 a.m. ترکی پروگرام۔
1-25 a.m. دینی تعلیم۔
2-00 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
2-50 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
3-40 a.m. ڈاکومنٹری۔
4-00 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-20 a.m. لقاء مع العرب۔
6-40 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔
8-25 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
8-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-15 a.m. پشتو سروس۔ خطبہ جمعہ 13-2-98
12-15 p.m. روحانی خزائن۔ کرامات الصادقین۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔ 89-10-6
6-20 p.m. بنگالی سروس
7-20 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 25۔ اگست 1999ء

12-50 a.m. نارویجین پروگرام۔
1-10 a.m. ڈاکومنٹری۔ Hobbies اور دلچسپیاں
1-40 a.m. ہماری کائنات۔
2-00 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-00 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
3-30 a.m. تقریر۔ سیرت رفقاء حضرت مسیح موعود۔ حضرت ملک عبدالرحمان صاحب۔
4-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
4-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن۔
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
6-10 a.m. فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ۔ 6-10-89
7-30 a.m. اردو کلاس۔
8-35 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ از حضرت صاحب۔
10-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن۔
11-10 a.m. سواحیلی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ 19-7-96
12-25 p.m. ہماری کائنات۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. جرمن زبان سیکھئے۔
5-10 p.m. مجلس سوال و جواب۔ 20-10-94
6-05 p.m. بنگالی سروس
7-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت سے ایک ورق۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

الٰہی تو ہمارا پاسباں ہو
ہمیں ہر وقت تو راحت رساں ہو
ترے بن زندگی کا کچھ نہیں لطف
ہمارے ساتھ پیارے ہر زماں ہو
مصیبت میں ہمارا ہو مددگار
ہمارے درد دل کا رازداں ہو
ہمیں اپنے لئے مخصوص لے
ہمارے دل میں آکر میہماں ہو

(کلامِ محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ شازیہ انور بنت شیخ انور حمید صاحب آف شیخ کلاتھ ہاؤس ربوہ ہمراہ مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب درویش قادیان حال جاپان کا نکاح مبلغ 5 لاکھ ین جاپانی بیت النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 99-5-30 کو پڑھا۔ اور مورخہ 99-6-26 کو ایک مختصر سی تقریب میں رخصتانہ کی دعا بھی مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نے کرا کے بچی کو رخصت کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت

مرکز عطیہ خون (بلڈ بینک) ربوہ میں کل وقتی / جز وقتی کام کے لئے خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے محنتی لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔ خواہش مند افراد اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مع نقول تعلیمی اسناد و تجربہ 31- اگست تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
ایوان محمود ربوہ پوسٹ کوڈ 35460

نمایاں کامیابی

○ مندرجہ ذیل احمدی طالبات نے انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن پنجاب یونیورسٹی سے MBA پروگرام میں شاندار کارکردگی دکھائی ہے۔

1- فریدہ ارشد صاحبہ بنت ڈاکٹر ارشد احمد صاحب فیصل ٹاؤن (لاہور) نے 90 فی صد نمبر حاصل کرکے مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

2- شہلا احمد صاحبہ بنت اقبال احمد کاہلوں صاحب (ماڈل ٹاؤن لاہور) نے 85 فی صد نمبر حاصل کرکے پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔

3- عطیہ اللطیف صاحبہ بنت میاں رفیق گوندل صاحب (لاہور چھاؤنی) نے 83 فی صد نمبر حاصل کئے ہیں۔

4- فوزیہ اسلم صاحبہ بنت عبدالسلام اسلم صاحب (فیصل آباد) نے 82 فی صد نمبر حاصل کئے ہیں۔

5- صاعقہ ناصر صاحبہ بنت کرنل ناصر صاحب (ڈیفنس لاہور) نے 78 فی صد نمبر حاصل کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان تمام طالبات کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین)

(نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم طاہر احمد صاحب صدر جماعت و امیر حلقہ چک جھمرہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری نعمت علی صاحب ولد چوہدری فتح محمد اٹھوال آف ایران حال ڈیفنس لاہور جو کہ مکرم چوہدری ناظر حسین مرحوم صدر جماعت و امیر حلقہ چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کے داماد تھے۔ یکم اگست 1999ء کو ایران کے ہسپتال میں وفات پاگئے۔ مرحوم کا جسد خاکی ان کی اہلیہ صفیہ خانم صاحبہ بذریعہ ہوائی جہاز ایران سے لاہور لائیں۔ وہاں سے ربوہ لایا گیا۔ 99-8-5 کو محترم عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ بعد میں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی نائب وکیل زراعت تحریک جدید نے دعا کروائی۔

مرحوم پہلے ایر فورس میں بطور انجینئر خدمات بجا لاتے رہے۔ سرگودھا کے قائد ضلع کے طور پر خدمت دین کی توفیق پائی سروس چھوڑنے کے بعد ایران چلے گئے۔ مرحوم لمبے عرصہ تک تہران میں مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ اور قرآن مجید کے فارسی ترجمہ کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی آپ اس کے رکن تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد صادق مرحوم مورخہ 12- اگست 99ء عمر 80 سال ربوہ میں وفات پاگئیں آپ کا جنازہ مکرم مولانا صفدر نذیر گولیکی صاحب نے 13- اگست بروز جمعہ صبح 6 بجے نصیر آباد میں پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ کے پسماندگان میں دو لڑکے مکرم محمد احمد صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب معلم وقف جدید ہیں۔

مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ترکی میں زلزلہ سے 12000 افراد کی ہلاکت

ترکی میں زلزلہ کے چار روز بعد انسانوں کو ملبہ سے زندہ نکال لیا گیا۔ فرانس کی ایک امدادی ٹیم نے ملبہ ہٹانے کے دوران ایک 11 سالہ لڑکی کو زندہ نکالا۔ اس سے چند گھنٹے قبل ایک 10 سالہ اسرائیلی لڑکی کو ملبے سے نکالا گیا تو اس نے ہوش میں آتے ہی کولڈ ڈرنک مانگی۔ زندہ نکالے جانے والوں میں 2 معمر خواتین۔ دو سگی بہنیں اور ایک نو سالہ لڑکا بھی شامل ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ زلزلہ سے 12000 سے زائد افراد کی نعش نکالی جاچکی ہیں۔

بنگلہ دیش میں ہڑتالیں

بنگلہ دیش میں اپوزیشن کی ہڑتال پر اتوار کو کاروبار زندگی معطل رہا۔ پولیس کی شیلنگ اور فائرنگ سے 135 افراد زخمی ہوگئے۔ بنگلہ دیش نیشلسٹ پارٹی نے گذشتہ ہفتے مظاہرہ میں ایک کارکن کی ہلاکت کے خلاف ہڑتال کی کال دی تھی۔ دفاتر اور بینک بند رہے۔ ٹریفک کا نظام درہم برہم ہوگیا۔ 30- اگست کو دوبارہ ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔

روسی فوج اور باغیوں میں لڑائی

داغستان میں روسی فوج اور چیچنی حریت پسندوں میں لڑائی جاری ہے۔ روسی کمانڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے داغستان کے متعدد دیہاتوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ 28 حریت پسند ہلاک ہوگئے ہیں۔ باغیوں کی سپلائی لائن کاٹ دی گئی ہے۔ روسی فوج نے باغیوں کے مضبوط اڈے ٹانڈو کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ ایک اہم پہاڑی درے پر قبضہ کرلیا ہے جہاں سے حریت پسندوں کو چیچن کمک ملتی تھی۔

شمالی میکسکو اور ٹیکساس میں سمندری طوفان

شمالی میکسکو اور امریکی ریاست ٹیکساس کے ساحل پر آنے والے سمندری طوفان نے اچانک زور پکڑ لیا ہے۔ اور لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جارہا ہے۔

شاہ فہد غم سے نڈھال

سعودی عرب کے شاہ فہد کا بڑا بیٹا شہزادہ فیصل انتقال کر گیا ہے۔ 80 سالہ خادم الحرمین الشرفین آج کل سپین میں ہیں۔ وہ بیٹے کے غم سے نڈھال ہیں اور اس حال میں سفر کے قابل نہیں اس طرح وہ تجہیز و تکفین میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ عرب لیڈروں نے شاہ فہد سے اظہار تعزیت کیا ہے۔

انڈونیشیا میں کشتی کا حادثہ

انڈونیشیا میں کشتی الٹنے سے 10- افراد ہلاک اور 10 لاپتہ ہوگئے۔ کشتی میں گنجائش سے زیادہ مسافر تھے 90 مسافروں کو بچالیا گیا ہے۔

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے حملے

مقبوضہ کشمیر کے علاقے اسلام آباد میں حزب المجاہدین نے بھارتی فوج کا ایک میجر اور کیپٹن سمیت کئی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ بھارتی فوج کا حکم نہ ماننے پر ایک کشمیری کا سر قلم کر دیا گیا۔

پوپ جان پال کا دورہ بھارت

پوپ جان پال چار روزہ دورے پر 5- نومبر کو بھارت کے دارالحکومت دہلی پہنچیں گے۔ اس سے قبل پوپ جان پال 1986ء میں بھارت کا دورہ کرچکے ہیں۔

بھارتی عیسائیوں کا احتجاج

بھارت کی عیسائی اکثریتی ریاست اڑیسہ میں عیسائیوں نے بھارتی حکومت کے خلاف 9 روزہ احتجاج شروع کردیا ہے۔ وہ اڑیسہ سے حیدر آباد تک مارچ کریں گے۔ بھارتی عیسائی آسٹریلوی مشنری کے قتل کی وفاقی سطح پر تحقیقات کا مطالبہ کررہے ہیں۔

الجزائر میں بم دھماکہ

الجزائر کے دارالحکومت الجزیرہ سے 100 کلو میٹر دور ایک بم دھماکے میں 17 افراد ہلاک اور 12 زخمی ہوگئے۔

انڈیا کی دھمکی

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے دھمکی دی ہے کہ وہ اپنی ایٹمی پالیسی ہرگز تبدیل نہیں کریں گے ایٹمی پالیسی پر امریکہ اور جی ایٹ ممالک کا کوئی دباؤ قبول نہیں کریں گے۔ بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان بھارت میں دہشت گردی کی کارروائیاں کررہا ہے۔ مگر اس کی تمام کارروائیاں ہم ناکام بنادیں گے۔

کوسووو سے فوج واپس

نیٹو اور اقوام متحدہ نے کوسووو سے فوج واپس بلانے کی تیاری شروع کردی ہیں۔

ایران میں طوفانی بارشیں

ایران میں طوفانی بارشوں سے 125 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
نواز سیٹلائٹ
پروپرائٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ
فون 7351722 لاہور-5400

مکان برائے فوری فروخت
ایک عدد مکان 7/9/1 برقبہ 1 کنال محلہ دارالصدر غربی ربوہ برائے فوری فروخت ہے مکان میں تمام سہولیات گیس و بجلی و پانی میسر ہیں۔ مکان ریلوے کراسنگ والی سڑک پر واقع ہے۔
برائے رابطہ ملتان 510963 ربوہ 213064 ☎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 23 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
24۔اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-47
25۔اگست۔ طلوع فجر۔ 4-08
25۔اگست۔ طلوع آفتاب 5-36

تہران میں پاکستانی سفارتخانے پر فائرنگ

ریڈیو پاکستان نے بتایا ہے کہ تہران میں بعض مسلح افراد نے پاکستانی سفارتخانے پر فائرنگ کی جس سے دو پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ ان میں سے ایک کے پیٹ میں گولیاں لگیں جس سے اس کی حالت خراب ہے جبکہ دوسرے کو ٹانگ پر گولی لگی جس سے وہ بہتر حالت میں ہے ایرانی اخبارات کے مطابق صرف ایک اہلکار کو گولیاں لگی ہیں لیکن اخبارات نے مزید تفصیل نہیں بتائی۔ یاد رہے کہ ایران اور پاکستان کے تعلقات عرصہ سے خراب چلے آرہے ہیں اور اس کی وجہ ایران کا یہ خیال ہے کہ پاکستان طالبان کی حمایت کر رہا ہے طالبان پر ایران نے الزام لگایا تھا کہ اس نے گزشتہ سال مزار شریف پر قبضہ کے دوران 8۔ ایرانی سفارت کاروں اور ایک صحافی کو ہلاک کر دیا تھا۔ طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے علاوہ پاکستان بھی شامل ہے۔

چوہدری شجاعت کا دورہ ایران

تہران میں پاکستانی سفارت خانہ پر فائرنگ کے بعد وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے اپنے وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین کے اس معاملہ کے سلسلے میں مذاکرات کرنے کے لئے ایران بھیج دیا ہے۔ چوہدری شجاعت ایرانی وزیر خارجہ سے ملیں گے اور صدر خاتمی کو وزیر اعظم پاکستان کا خط بھی پہنچائیں گے۔ وہ اپنے ہم منصب سے بھی اس سلسلہ میں ملاقات کریں گے۔ ریڈیو پاکستان کے مطابق چوہدری شجاعت حسین وزیر اعظم پاکستان کے خصوصی نمائندے کے طور پر ایران گئے ہیں۔

سیلز ٹیکس کے متعلق اسحاق ڈار کا بیان

پاکستان کے وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ حکومت نے تاجروں کے مطالبات مسترد کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ سیلز ٹیکس کسی صورت میں واپس نہیں لیا جائے گا۔ البتہ اس معاملہ پر تاجروں اور منتخب نمائندوں پر مشتمل کمیٹی تشکیل دے کر تاجروں کی تجاویز کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک گیر ہڑتال برداشت نہیں کرے گی۔ کیونکہ جنرل سیلز ٹیکس ملکی مفاد میں لگایا گیا ہے۔ ایسے تاجروں سے جو ہڑتال کریں گے سختی سے نبٹا جائے گا اس لئے تاجروں کی اپنی بہتری اسی میں ہے کہ رجسٹریشن کروائیں۔ تاجروں کی اس سلسلے میں دو پارٹیاں بن گئی ہیں جن میں سے ایک آل پاکستان تاجر ایسوسی ایشن نے 4 ستمبر کو ہڑتال کرنے کی کال دی ہے جبکہ دوسری پارٹی جن کے نمائندے حاجی مقصود بٹ ہیں نے کہا ہے کہ 4 ستمبر کو تمام مارکیٹوں منڈیوں اور شاپنگ سنٹرز میں معمول کے مطابق کاروبار جاری رکھا جائے گا۔

میاں اظہر کا بیان

رکن قومی اسمبلی سابق گورنر۔ اور مسلم لیگ کے صوبائی سینئر نائب صدر اور مسلم لیگی اعلیٰ قیادت کے درمیان اختلافات بڑھ گئے ہیں۔ مسلم لیگ کے بعض ارکان نے ان کے درمیان صلح کی کوشش کی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ میاں اظہر نے کہا کہ نواز شریف کے گرد دو نمبر اور خوشامدی اکٹھے ہو گئے ہیں جب ان سے کہا گیا کہ وہ نواز شریف سے ملنے ماڈل ٹاؤن چلیں تو انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو بھی میرے گھر کا راستہ کا علم ہے اس لئے انہیں ماڈل ٹاؤن جانے کی ضرورت نہیں میاں اظہر نے کہا ہے کہ جب لوگ خود کشیاں اور خود سوزیاں کر رہے ہوں تو میں کس طرح خاموش رہ سکتا ہوں۔ میاں اظہر نے کہا کہ وہ جو بات بھی کرتے ہیں عوام' پارٹی اور ملک کے مفاد میں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کسی منصب یا عہدہ کا مطالبہ نہیں کیا ہمیشہ کارکنوں کے مفاد کی بات کی ہے لیکن انہیں نظرانداز کر کے من پسندوں کو نوازا گیا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ صورت حال دن بدن ابتر ہو رہی ہے۔

بے نظیر کا بیان

پاکستان پیپلزپارٹی کی سربراہ اور چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ملک کے مزدوروں اور محنت کش لوگوں کو اپنی جماعت میں ہر سطح پر نمائندگی دی جائے اور انہوں نے خصوصاً پیپلزپارٹی لیبر بیورو آف پاکستان کو ملک کے چاروں صوبوں میں فعال بنانے کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محنت کش طبقہ ہماری جماعت کا اصل اثاثہ ہے جس کی بدولت ہی ہماری جماعت قائم ہوئی اور ان کی کوششوں کے ذریعہ ہی تین دفعہ پارٹی کو اقتدار حاصل ہوا۔ انہوں نے مختلف اداروں میں محنت کشوں کی چھانٹیوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہونے پر اپنے مرکزی عہدیداروں اور پارٹی کے قانونی ماہرین کو اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔

جماعت اسلامی کی خواتین ریلی

اسلام آباد میں جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ قوم بزدل اور نااہل حکمرانوں کو اب مزید برداشت نہیں کر سکتی۔ اور نواز شریف حکومت کو جلد فارغ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کا وجود اب ملک کے لئے ایک خطرہ ہے اور اس لئے ان کی حکومت کو فوراً علیحدہ کیا جانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کی نظریں جماعت اسلامی پر لگی ہوئی ہیں۔ جماعت اسلامی اقتدار میں آکر عدل و انصاف کا بول بالا کرے گی۔ اور جماعت اسلامی کبھی قوم کو مایوس نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسی حکومت بنائیں گے کہ سیاسی گند پھر مسلط نہ ہو۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرب ادویہ

اکسیر اولادِ نرینہ کورس | حبوب مفید اٹھرا | عنبرین | لیکورین
معینِ حمل | زدجام عشق خاص | سونے چاندی کی گولیاں | شباب آور موتی
نواب شاہی گولیاں | تریاقِ جریان | جوہرِ حیات | سفوفِ تولیدی
شاہانی | قرصِ نور | اکسیرِ اطفال | بچوں کی چونڈی
رفیقِ اطفال | تریاقِ معدہ | تریاقِ دمہ | تریاقِ بواسیر
حبِ جدوار | حبِ ہمزاد | راحتِ جان | رفیقِ دماغ

دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔ فہرست ادویہ و جنتری 1999ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پر چہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)
PHONES : (04524) 211434-212434 FAX : 534

خوشخبری

ہر قسم کے الیکٹرونکس سپیئر پارٹس 'آئی سیز' ٹرانسسٹرز' کپیسٹرز کے علاوہ گھروں اور گاڑیوں کے سیکیورٹی سسٹم اور CLI آلات کی مرمت اور رعائتی قیمتوں پر فروخت کئے جاتے ہیں۔

سولنگی الیکٹرونکس

اقصیٰ روڈ ربوہ۔

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پتوکی جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر نایاب کلاتھ ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

فون شوروم پتوکی 3171-04942 شوروم ربوہ 510-04524

ہومیوپیتھک ڈاکٹر منیر احمد عباسی

کیوریو ہومیو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک

سکندر پورہ بازار نزد پوسٹ آفس پشاور شہر

کیوریو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ کی تمام ادویات ری ٹیل' ہول سیل پر دستیاب ہیں۔ نیز خالی شیشیاں ہر سائز' پوٹینسی' سادہ گولیاں شوگر آف ملک اور 117 ادویات کا خوبصورت بریف کیس اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہومیوپیتھک کتاب بھی دستیاب ہے۔ ادویات کا معلوماتی لٹریچر مفت حاصل کریں۔